اخلاقیات

3

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ : پنجاب کریکولم اتھارٹی، وحدت روڈ، لاہور۔

بموجب سرکلر نمبر PCA / 13 / 316 مورخہ 2 فروری 2013ء

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنفہ : **عظمیٰ گیلانی**

ایڈیٹر و نگران طباعت : **ڈاکٹر ذوالفقار علی (ریسرچ ایسوسی ایٹ)**

کمپوزنگ اینڈ لے آؤٹ ڈیزائنگ : **راحیل احمد**

فہرست عنوانات

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر	نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
	بابِ اوّل		14	نباتاتی زندگی	27
1	ابتدائی مذاہب کا تعارف	1	15	انسانیت کی عزت	28
2	قدرتی مظاہر کی پوجا	2	16	عزتِ نفس	29
3	آسمانی دیوتا	5	17	تعلیم	30
4	زمین کی دیوی/دیوتا	6	18	صحت	31
5	دیوی دیوتاؤں کے قصے (یونان، بابل، مصر)	9	19	اپنا خیال رکھنا	31
6	اشیا میں روح کی موجودگی	16	20	صفائی اور پاکیزگی	31
7	جادو کا زمانہ	17	21	ماحول کو صاف ستھرا رکھنا	32
8	اشیاء پرستی (ٹوٹم ازم)	18		باب سوم	
9	من گھڑت داستانیں	19	22	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف	35
10	خیالی قصے کہانیاں	20	23	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پختہ ایمان اور تبلیغ	35
	باب دوم		24	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفر	37
11	مذہبی اخلاقیات کی اہمیت	24	25	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راست بازی	38
12	اخلاقی اقدار	25	26	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کی قربانی	39
13	زمین پر زندگی	26	27	فرہنگ	43

باب 1

ابتدائی مذاہب کا تعارف

انسان اور مذہب ساتھ ساتھ رہے ہیں اس کائنات کا پہلا انسان کچھ عبادتیں کرتا ہے اور اٹھنے بیٹھنے کے طریقے رکھتا ہے۔انسانوں کی تعداد بڑھی تو نئے مذاہب نے جنم لیا۔مذہب کی ابتدا کے بارے میں اس وقت دو تصوّر پائے جاتے ہیں۔

(i) ارتقائی مذاہب کا تصوّر (ii) آسمانی مذاہب کا تصور

ارتقائی مذاہب کا تصور

مذہب کے ارتقائی تصور کی رو سے انسان کی ابتدا گمراہی اور لاعلمی سے ہوئی اور انسانوں نے طرح طرح کے مذاہب اپنائے۔کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کی ابتدا مظاہرِ فطرت مثلاً سورج کی گرمی، چاند کی روشنی، بارش کے پانی اور بادلوں کے گرجنے کے خوف سے ہوئی۔ان لوگوں کا خیال ہے کہ انسان نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے مظاہرِ فطرت کی عبادت شروع کر دی۔اس لیے کہ ابتدا میں اس کی زندگی اور موت کا دارومدار بہت حد تک ان پر تھا، مثلاً زلزلے، طوفان اور سیلاب وغیرہ۔ابتدا میں لوگوں نے ہر نفع اور نقصان دینے والی چیز کو دیوی دیوتا قرار دے دیا تھا، جیسے کوئی آسمانی دیوتا تھا اور کوئی زمین کی دیوی تھی، کوئی محبت کا دیوتا تھا تو کوئی جنگ کا دیوتا۔ابتدائی لوگ ان دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنے لگے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب اس دنیا میں انسانوں کی تعداد بڑھی، تو انھوں نے مختلف قبیلوں اور گروہوں میں رہ کر زندگی گزارنا شروع کی۔ ہر قبیلے اور گروہ کا اپنا مذہب تھا اور وہ اس کے مطابق زندگی گزارتا تھا۔ اپنی مذہبی رسوم کو اپنے مذہب کے مطابق ادا کرتا تھا۔علم میں اضافے کی وجہ سے دیوی دیوتاؤں کی تعداد کم ہونے لگی۔

آسمانی مذاہب کا تصور

مذہب کے اس تصور کے مطابق خدا نے جب انسان کو اس دنیا میں بھیجا، تو اس کی تمام جسمانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی ضرورتوں کا بھی انتظام کیا۔حضرت آدم سے لیکر خدا نے بہت سے نبی، پیغمبر اس دنیا میں بھیجے وہ انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے۔

قدرتی مظاہر کی پوجا Nature Worship

(1) یوسف تیسری جماعت کا طالب علم تھا۔ جماعت میں ہمیشہ اول پوزیشن حاصل کرتا تھا۔تمام استاد اس سے بہت خوش تھے۔ وہ بہت ذہین اور باادب طالب علم تھا۔

ایک دن یوسف سکول سے گھر واپس آیا، تو اس نے اپنی امی جان کو بتایا کہ آج ہمارے اُستاد صاحب نے ہمیں ایک مضمون لکھنے کو دیا ہے، جس کے بارے میں وہ کل ہم سے پوچھیں گے۔امی نے یوسف سے مضمون کے عنوان کے بارے میں پوچھا۔ یوسف نے جواب دیا قدرتی مظاہر کی پوجا" امی جان نے بتایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قدیم انسان جس چیز سے ڈر محسوس کرتا اس کی پوجا شروع کر دیتا۔ وہ اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے ان مظاہر کو خوش کرنے کی کوشش کرتا تھا۔قدیم انسان اپنے آپ کو ان چیزوں کے سامنے بے بس اور کمزور سمجھتا تھا۔

یوسف کی امی نے کہا کہ بیٹا! میں نے آپ کو مظاہر پرستی کا مطلب سمجھا دیا ہے۔ اب آپ اس پر اور سوچیں اور شام کو جب آپ کے ابا جان گھر آئیں گے تو ہم سب اس مضمون پر بات چیت کریں گے۔

شام کو جب یوسف کے ابا جان گھر آئے تو یوسف نے انہیں اپنے مضمون کے بارے میں بتایا۔ یوسف کے ابا جان نے کہا کہ آپ کاغذ پنسل لے آئیں اور لکھیں۔ یوسف جلدی سے کاغذ پنسل لے آیا۔ یوسف کے والد نے بتایا کہ ابتدا میں دنیا کی ہر چیز انسان کے لیے نئی تھی۔ یوسف نے پوچھا وہ کیسے؟ اس کے ابّو نے بتایا کہ انسان نے اپنی پیدائش کے بعد ہر چیز کو پہلی مرتبہ دیکھا جیسے سورج، چاند، ستارے، دن رات، درخت، پہاڑ، زمین اور آسمان۔

یوسف نے اپنے ابا جان سے پوچھا کہ لوگوں نے ان مظاہر کی پوجا کیوں شروع کی؟ یوسف کے ابا مسکرائے اور کہا کہ بہت اچھا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ابتدا میں انسان نے جب اپنے اردگرد اشیا پر غور کرنا شروع کیا تو اس نے اپنے آپ کو ان چیزوں کے سامنے بہت کمزور محسوس کیا۔

یوسف نے کہا: ابّا جان! مثال دے کر سمجھائیں۔ یوسف کے ابّا جان نے کہا کہ بیٹا! جب قدیم انسانوں نے اس دنیا میں کھیتی باڑی شروع کی تو انہیں پانی کی ضرورت تھی، اُن کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھیں۔ بارش نہ ہونے کی صورت میں ان کی فصلیں خراب ہو جاتی تھیں۔ انہوں نے بارش اور پانی کی قوت کے سامنے اپنے آپ کو کمزور محسوس کیا اور اس وجہ سے ان کی عبادت شروع کر دی۔

یوسف کی امی جان نے بتایا کہ اسی طرح قدیم مذاہب کے لوگ سورج اور چاند کی بھی عبادت کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ سورج سے روشنی اور حرارت ملتی ہے جو ٹھنڈک اور اندھیرے سے محفوظ رکھتی ہے۔ یوسف کی امی جان نے چاند کے متعلق بتایا کہ پہلے لوگوں کا یہ ایمان تھا کہ چاند زمین سے اُگنے والی چیزوں کی پیداوار میں اضافے اور نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے، چنانچہ اچھی فصل حاصل کرنے کے لیے ان کی عبادت کی جاتی تھی اور ان کے لیے جانوروں کی قربانی بھی دی جاتی تھی۔

(2) یوسف اگلے دن جب سکول گیا، تو اُس نے جماعت میں اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ استاد صاحب نے یوسف کو شاباش دی۔ جماعت میں موجود طلبا ان باتوں کو بڑے غور سے سن رہے تھے۔ انہوں نے کہا سر! ہمیں ان کے بارے میں کچھ اور معلومات بھی دیں۔ استاد صاحب نے بتایا کہ درختوں کی پوجا اب بھی کچھ لوگ کرتے ہیں۔ ہرے بھرے، سوکھے، پرُانے بلکہ گرِے ہوئے درختوں کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔

یوسف نے پوچھا، کہ کیا جانوروں کی بھی پوجا کی جاتی تھی؟ یوسف کے اُستاد صاحب نے بتایا کہ قریباً تمام جانور ہی دیوتا سمجھے جاتے تھے۔

یوسف نے پوچھا اسکی کیا وجہ تھی؟ تو اُستاد صاحب نے جواب دیا کہ جانوروں کی پوجا ان کی قوت، ڈیل ڈول، خوبصورتی اور نفع ونقصان پہنچانے کی وجہ سے کی جاتی تھی۔ ان جانوروں میں سب سے اونچا مقام سانپ کو دیا جاتا تھا۔ اسکی پھرتی اور زہریلا پن انسان کو مرعوب کرنے کے لیے کافی تھے۔ کمزور ایمان والے انسان ان کی پوجا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ صادق نے اپنے استاد صاحب سے پوچھا کہ اس کے علاوہ اور کون سی چیزیں مظاہر پرستی میں آتی ہیں؟ استاد صاحب نے جواب دیا کہ لوگوں کے خیال میں پہاڑ دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ سمجھے جاتے تھے۔ جن پہاڑوں پر برف پڑتی، ان کی زیادہ پوجا کی جاتی تھی۔

اُستاد صاحب نے مزید بتایا کہ کچھ قدیم لوگ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ ان کے خیال میں آگ انہیں سردی سے بچاتی تھی اور خطرناک جانوروں کو ان کے پاس آنے سے روکتی تھی۔ اس لیے وہ آگ کی پوجا کرنے لگے۔ انھیں یقین تھا کہ ایسا کرنے سے آگ کا دیوتا ان سے کبھی ناراض نہیں ہو گا اور آگ انہیں کبھی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

آخر میں اُستاد صاحب نے ایک اہم بات بتائی وہ یہ ہے کہ جب انسانوں کے علم میں اضافہ ہوا تو اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ میں بھی تبدیلی آتی گئی۔ اور یہ نتیجہ نکالا کہ یہ تمام چیزیں انسانوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اس لیے لوگوں نے آہستہ آہستہ ان سے خوف کھانا اوران کی پوجا کرنا چھوڑ دیا۔ آخر میں طلبا نے مفید معلومات دینے پر استاد صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

آسمانی دیوتا

پچھلے سبق میں ہم نے پڑھا کہ قدیم زمانے میں کچھ انسانوں نے قدرتی مظاہر کی پوجا شروع کر دی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ان قدرتی مظاہر کے پیچھے کوئی طاقت موجود ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اُسے دیوی دیوتاؤں کے نام سے پکارا یعنی کوئی آسمانی دیوتا تو کوئی زمین کی دیوی، کوئی بارش کا دیوتا تو کوئی چاند کا دیوتا۔ قدیم انسان نے قدرتی مظاہر کا دیوی اور دیوتاؤں کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور پھر ان دیوی دیوتاؤں کی پوجا شروع کر دی۔ ان دیوتاؤں میں سب سے مشہور آسمانی دیوتا تھا۔ یہ تمام دیوتاؤں کا سردار سمجھا جاتا تھا۔

آسمانی دیوتا کی پیدائش کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آسمانی دیوتا کے والد کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے ہر پیدا ہونے والے بچے کو کھا جاتا تھا، کیونکہ اسے یہ ڈر تھا کہ اس کے پیدا ہونے والے بچے اسے ہرا کر اُس کی بادشاہت پر قبضہ کر لیں گے۔ جب آسمانی دیوتا پیدا ہوا تو اس کی ماں کی خواہش تھی کہ اس کا بیٹا بڑا ہو کر ایک عظیم دیوتا بنے، اس لیے وہ چاہتی تھی کہ بچے کا باپ اسے نہ کھائے۔ اس کی ماں نے ایک پتھر کو کمبل میں اس طرح لپیٹا کہ اس کا باپ اسے اپنا بچہ سمجھ کر کھا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس بچے کی ماں نے اُسے چھپا کر پالا کیونکہ اس کی ماں کو یقین تھا کہ بڑا ہو کر وہ ایک عظیم دیوتا بنے گا اور ان بہن بھائیوں کو واپس لائے گا جنھیں اس کے باپ نے کھا لیا تھا۔

یہ بچہ جب بڑا ہوا تو اس نے اپنے باپ کو ایک ایسی دوا پلائی جس سے اس کی طبیعت خراب ہونے لگی اور اس نے قے کر دی۔ اس طرح اس بچے کے تمام بہن بھائی واپس آ گئے، اس لیے اس بچے کی بہادری پر

تمام دیوتاؤں نے آپس میں مشورہ کیا اور اسے تمام دیوتاؤں کا سردار بنا دیا گیا۔اس نئے سردار دیوتا کا نشان ''عقاب'' تھا۔

مختلف اقوام میں آسمانی دیوتا کا نام:

(1) یونان کے لوگوں کے مطابق آسمانی دیوتا کا نام زیوئس (Zeus) تھا۔

(2) روم کے لوگوں کے مطابق آسمانی دیوتا کا نام جیوپیٹر (Jupiter) تھا۔

آسمانی دیوتا کا کام

کہا جاتا ہے کہ آسمانی دیوتا تمام دیوتاؤں کا سردار تھا۔گرج، چمک اور بارش برسانے کا کام اسی آسمانی دیوتا کے ذمے تھا، اس وجہ سے لوگ اس کی پوجا کرتے تھے۔آسمانی دیوتا ان لوگوں کو سزا دیتا تھا جو جھوٹ بولتے اور اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے تھے۔

ہمیں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے اور جو وعدہ کریں اُسے پورا کرنا چاہیے۔جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا بری عادتیں ہیں۔

زمین کی دیوی اور دیوتا

قدیم مذاہب کے لوگ مختلف دیوی اور دیوتاؤں پر ایمان رکھتے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ان دیوتاؤں میں سے ایک زمین کی دیوی بھی تھی۔ یونان کے قصے کہانیوں میں زمین کی دیوی کا نام ڈی میٹر (Demeter) تھا۔مکئی، اناج اور فصل کاٹنے کا تعلق اسی دیوی سے تھا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق اس دیوی کے حکم سے ہر سال فصل اُگتی تھی۔لوگ اس دیوی کو خوش کرنے کے لیے بہت سی رسوم ادا کرتے تھے۔اس دیوی کو خوش کرنے کے لیے قربانی دیتے اور مختلف قسم کے رقص کرتے تھے۔

ان کی فصل جب تیار ہو جاتی تو فصل کی پہلی روٹی اس دیوی کو قربانی کے طور پر پیش کی جاتی تا کہ ان کی اگلی فصل مزید اچھی ہو۔

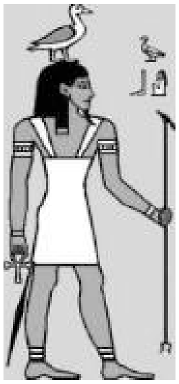

مصر کے قصے کہانیوں میں زمین کا دیوتا ''گیب'' (Geb) تھا۔ یہ دیوتا جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ اس کا جسم زمین سے بنا ہے۔ اس کی تصویر میں اس کے سر پر سفید پرندے کی شکل کا تاج پہنا ہوا دکھایا گیا ہے۔ مصری لوگ اس دیوتا پر بہت یقین رکھتے تھے اور اسے خوش کرنے کے لیے مختلف قربانیاں پیش کرتے تھے۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ آسمانی مذاہب کے بارے میں اپنی معلومات بیان کریں۔

ب۔ قدرتی مظاہر کی دو مثالیں بیان کریں۔

ج۔ آسمانی دیوتا کے کام بیان کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ مظاہر پرستی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ قدیم لوگ مظاہر پرستی میں کیوں مبتلا تھے؟

ج۔ یونان میں آسمانی دیوتا کا کیا نام تھا؟

د۔ زمین کی دیوی کے دو کام لکھیں۔

3۔ درج ذیل سوالات میں سے درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ آسمانی دیوتا کا نشان تھا۔

(الف) عقاب (ب) فاختہ (ج) کبوتر (د) طوطا

ب۔ روم میں آسمانی دیوتا کا نام تھا۔

(الف) زیوئس (ب) جیوپیٹر (ج) را (د) اٹم

ج۔ آسمانی دیوتا کا کون سا رشتہ دار پیدا ہونے والے ہر بچے کو کھا جاتا تھا۔

(الف) بہن (ب) بھائی (ج) ماں (د) باپ

د۔ آسمانی دیوتا کی ماں نے پتھر کو کس چیز میں لپیٹا؟

(الف) کاغذ میں (ب) کپڑے میں (ج) لفافے میں (د) کمبل میں

ہ۔ مصر کے قصے کہانیوں میں زمین کے دیوتا کا نام تھا۔

(الف) ڈی میٹر (ب) گیب (ج) زیوئس (د) جیوپیٹر

4۔ دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(سردار، پوجا، دو، قربانی)

ا۔ قدیم لوگ آگ کی......................کرتے تھے۔

ب۔ قدیم لوگ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے......................دیتے تھے۔

ج۔ مذاہب کی ابتدا کے بارے میں اس وقت ....تصوّر پائے جاتے ہیں۔

د۔ کہا جاتا ہے کہ آسمانی دیوتا تمام دیوتاؤں کا......................تھا۔

سرگرمیاں

ایک چارٹ پر آسمانی دیوتا اور زمین کی دیوی کی تصاویر لگا کر ان کے اہم کام لکھیں۔

ہدایات برائے اَساتذہ کرام

اس مضمون کو آسان الفاظ میں بچوں کو سمجھائیں اور مختلف قدرتی مظاہر کے ماڈلز تیار کر کے بچوں کو دکھائیں۔

دیوی دیوتاؤں کے قصے

قدیم لوگوں کا مختلف مذاہب اور عقائد پر یقین تھا۔ انہوں نے مختلف دیوی دیوتاؤں کو اپنا خدا مان لیا تھا۔ ان دیوی دیوتاؤں کے بارے میں انہوں نے مختلف قصّے اور کہانیاں بنائی تھیں۔ ان دیوی دیوتاؤں کے مختلف قصے اور کہانیاں یونان، بابل اور مصر میں زیادہ مشہور تھیں۔

یونانی قصے اور کہانیاں

یونان میں مظاہرِ فطرت کی جگہ انسانی شکل کے دیوی اور دیوتاؤں نے لے لی تھی، جو حقیقت میں انسان ہی تھے۔ یونان کے دیوتاؤں کے رہنے کی جگہ المپس (Olympus) کے پہاڑ تھے۔ اس لیے یہ دیوتا ''المپائی دیوتا'' کہلاتے تھے۔ یہ تعداد میں بارہ تھے جن میں سے سات دیوتا اور پانچ دیویاں تھیں۔

شکار کی دیوی (ایٹلانٹا Atlanta)

یونانی قصّے کہانیوں میں ایٹلانٹا کو شکار کی دیوی کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اس دیوی کی کہانی اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ اس دیوی کے والدین اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ جب یہ دیوی بڑی ہوئی اور اُس نے اپنے والدین کا یہ سلوک دیکھا تو دل برداشتہ ہو کر پہاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دینا چاہی۔ اُسے ایک ریچھ نے بچا لیا۔ اس طرح اس کی پرورش جنگلی جانوروں میں ہوئی۔

اس دیوی کی زندگی کا دوسرا مشہور واقعہ اس کی شادی کا ہے۔ اُس نے شادی کے لیے ایک شرط رکھی تھی کہ وہ ایسے شخص سے شادی کرے گی، جو اس کے ساتھ دوڑ میں اُسے شکست دے۔ جو شخص دوڑ میں ہار جائے گا، اسے مار دیا جائے گا۔ ایٹلانٹا بہت خوبصورت دیوی تھی بہت سے مردوں نے کوشش کی کہ شاید وہ

دوڑ لگانے میں اس دیوی سے آگے نکل جائیں گے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے۔

یہ منظر ایک اور دیوی بھی دیکھ رہی تھی۔ اس نے ایک نوجوان جس کا نام میلانن (Milanan) تھا، دوڑ میں جتوانے کے لیے اسے سونے کے تین سیب دیے۔ میلانن نے دوڑ والے راستے پر وہ تین سیب تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رکھ دیے۔ جب دوڑ شروع ہوئی تو ایٹلانٹا نے راستے میں سیب دیکھے اور وہ انہیں پکڑنے کے لیے رکی۔ اس طرح اس کی دوڑنے کی رفتار کم ہوگئی اور میلانن دوڑ میں جیت گیا۔

ایٹلانٹا دیوی نے اپنے وعدے کے مطابق میلانن سے شادی کر لی۔ میلانن نے اپنی شادی کے لیے ایک مقدس جگہ کا انتخاب کیا تھا لیکن وہ اس جگہ شادی کرنا بھول گیا۔ اس مقدس جگہ کی عزت نہ کرنے کی وجہ سے میلانن اور ایٹلانٹا کو سزا دی گئی اور وہ دونوں شیر بن گئے۔

بابل کے قصّے، کہانیاں:

بابل کے دیوی اور دیوتاؤں کے قصّے اور کہانیاں ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ دنیا کس طرح وجود میں آئی۔ ان میں مختلف دیوتاؤں کا ذکر ہے جو ان کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرتے تھے جیسے پانی کا دیوتا اور ریت کا دیوتا۔ بابل کے جو لوگ پہاڑوں پر رہتے تھے، ان کے خداؤں میں گرج اور چمک کے دیوی دیوتا شامل تھے، جو بوقت ضرورت، ان کے خیال میں ان کی خواہشیں پوری کرتے۔

فصل کی بوائی اور کٹائی کا دیوتا (تیموز Tammuz)

تیموز کو فصل کی بوائی اور کٹائی کے علاوہ پیداوار اور جانوروں کا دیوتا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بابل کے قصّے اور کہانیوں میں سے ایک مشہور قصہ ہے۔ تیموز کی بیوی اِشتار (Ishtar) محبت کی دیوی تھی۔ اس دیوتا

کا سال میں دو مرتبہ تہوار منایا جاتا تھا۔ پہلا تہوار بہار کے موسم کے شروع میں منایا جاتا تھا۔ جب اس کی شادی اس دیوی سے ہوئی تھی جو فصل کی پیداوار کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ دوسرا تہوار گرمیوں کے موسم میں منایا جاتا تھا جب فصل پک کر تیار ہو جاتی اور اس کی کٹائی کی جاتی تھی، تو اسے اس دیوتا کی موت سمجھا جاتا تھا اور اس پر افسوس کیا جاتا تھا۔ اس دیوتا کی بیوی اپنے شوہر کی موت سے پریشان رہتی تھی۔ تیموز کو اس شرط پر موت سے نجات ملی کہ وہ فصل کی کٹائی کے موسم میں زمین کے نیچے رہا کرے گا اور فصل کٹنے کے بعد زمین کے اوپر ظاہر ہوا کرے گا۔ جو لوگ انھیں دیوی دیوتا مانتے تھے، فصل کی کٹائی کے بعد ہر سال ان کو خوش کرنے کے لیے ان کی پوجا کرتے اور مذہبی رسومات میں بھی حصہ لیتے تھے۔

مصر کے قصّے کہانیاں

مصر کے قصّے کہانیاں بہت مشہور ہیں۔ ان میں ہر کام کے لیے کوئی نہ کوئی دیوی اور دیوتا موجود ہوتا تھا۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ فطرت کی تمام چیزوں میں روح موجود ہے۔ ان چیزوں میں جو قوتیں پائی جاتی ہیں ان کا سبب دیوتا ہیں۔ قدیم مصر کے مختلف شہروں میں مختلف دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی لیکن ان میں چار دیوتاؤں کو ''قومی دیوتا'' کا درجہ حاصل تھا۔ وہ سورج، چاند، ستاروں اور دریاؤں کے دیوتا تھے۔ چونکہ مصریوں کے مذہب میں بہت سی چیزوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ اس وجہ سے ان کے ہاں دیوی دیوتاؤں کی تعداد دو سے تین ہزار کے درمیان تھی۔ ہر بستی، گاؤں اور شہر کا دیوتا الگ الگ ہوتا تھا۔ دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنا ہر شخص کے لیے ضروری تھا۔ اس طرح مصر کے مرکزی شہر کا دیوتا دوسرے شہروں کے دیوتاؤں سے بڑا قرار دیا گیا تھا۔ ان کے دیوتا جانوروں کی شکل میں ہوتے، ان میں ایک مشہور دیوتا ''فتاح'' کی شکل بیل جیسی تھی۔ اور ایک دیوتا عقاب کی شکل کا تھا۔

سزا دینے والی دیوی (بسٹیٹ: Bastet)

بسٹیٹ دیوی سورج دیوتا کی بیٹی تھی۔ یہ ڈرانے اور اُن لوگوں کو سزا دینے والی دیوی تھی جو لوگوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔شروع میں اسے ایک ''شیرنی'' کے طور پر دکھایا گیا تھا۔بعد کے زمانے میں یہ امن کی دیوی بن گئی اور اسے ''بلی'' کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔اسے پیداوار میں اضافے اور محبت کی دیوی بھی سمجھا جاتا تھا۔ یہ اپنے ماننے والوں کو بیماری اور بدروحوں کے بُرے اثرات سے بچاتی تھی۔

اس کی پوجا یوں کی جاتی تھی کہ ہزاروں مُردہ بلیوں کو محفوظ کر کے پوجا کے وقت پیش کیا جاتا تھا۔اسی وجہ سے مصر میں اس دیوی کی عزت کی خاطر بلیوں سے پیار کیا جاتا تھا۔مصریوں کے ہاں یہ رواج تھا کہ اگر کوئی بلی کو مار دیتا تو سزا کے طور پر اس شخص کو ہلاک کر دیا جاتا تھا۔مصری لوگ اس دیوی کو خوش کرنے کے لیے مختلف مذہبی رسومات ادا کرتے تھے۔

اوسیرس (Osiris)

مصری دیومالا میں اہم اور مقبول ترین دیوتا ''اوسیرس'' ہے۔ اس دیوتا کی طویل عرصہ تک پوجا ہوتی رہی۔ وسیع علاقوں میں اس کے ماننے والے پھیلے ہوئے تھے۔مصر کے گوشے گوشے میں اس کی پوجا ہوتی تھی۔اوسیرس کو ''خداؤں کا خدا'' زمین کا وارث اور ہرے بھرے کھیتوں کا نگران کہا جاتا تھا۔ پانی اور چشموں پر اس کی حکومت تھی۔ تمام عمدہ ،لذیذ اور خوشگوار چیزوں کا بننا بھی

اُسی کی طرف سے سمجھا جاتا تھا۔ دریائے نیل میں پانی کم ہونے کے ساتھ ہی جب ہریالی کا خاتمہ ہو جاتا تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ اوسیرس کا انتقال ہو گیا ہے۔ اگلے موسم میں پھر پانی آتا اور سبزہ نمودار ہوتا تو لوگوں کو اس بات کا دوبارہ یقین ہو جاتا، کہ اوسیرس کو دوبارہ زندگی مل گئی ہے۔

''اوسیرس'' اور اس کی بیوی ''آئی سیس'' آسمانی دیوتاؤں کے اوتار تھے، جو انسانوں کی خدمت کی خاطر آسمان سے اترے تھے۔ انھوں نے مصر کی سرزمین کو اپنے لیے پسند کیا اور یہاں اپنی حکومت قائم کی۔ اوسیرس نے لوگوں کو کھیتی باڑی کے طریقے سکھائے۔ اسی طرح آئی سیس نے خواتین کو گندم پیسنا، آٹا گوندھنا اور روٹی پکانا سکھایا۔

اس کے بعد جب لوگ اپنی خوراک پیدا کرنے کے قابل ہو گئے، تو اوسیرس نے ان کے لیے قانون بنائے اور مصریوں کو زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے۔ اوسیرس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام ''ہورس'' تھا۔

اوسیرس کے متعلق اہلِ مصر کا یہ خیال بھی تھا کہ اس کے جسم کے ٹکڑے آسمان پر بکھر کر ستاروں کی صورت اختیار کر گئے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اوسیرس صبح کے وقت نئی زندگی پا کر سورج کی صورت میں طلوع ہوتا ہے اور ساری دنیا کو زندگی بخشتا ہے۔

را (Ra)

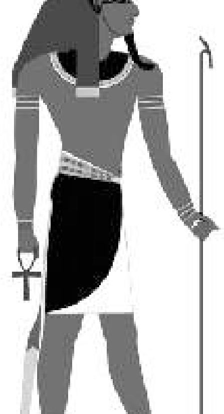

مصری دیو مالا میں ''را'' کو بہت زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ''را اور آٹم'' (Ra and Atam) ایک ہی دیوتا کے دو نام ہیں۔ دوسرے دیوتاؤں کی طرح را کو بھی بے شمار نام دیے گئے۔ وہ بنیادی طور پر سورج تھا۔ اسے تمام دیوتاؤں کا باپ اور سردار سمجھا جاتا تھا۔ ان کے عقیدے کے مطابق وہی سچا اور واحد خالق تھا۔ 'را' کے پوجا کرنے والوں کو جب قوت حاصل ہوئی، تو مصر کے وسیع علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوگئی۔ را کو 'دیوتاؤں کا بادشاہ' کہا جانے لگا۔ وہ دیوتاؤں، انسانوں اور کائنات کی تمام چیزوں بلکہ خود اپنی ذات کا خالق قرار دیا گیا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ یونانی قصّے کہانیوں میں کتنے دیوتا اور دیویاں مشہور تھے؟

ب۔ دیوی دیوتاؤں کے قصّے کہانیوں میں کون سے ممالک جانے جاتے تھے؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ ایٹلانٹا کس چیز کی دیوی تھی؟

ب۔ ایٹلانٹا نے اپنی شادی کے لیے کیا شرط رکھی؟

ج۔ بسٹیٹ کس دیوتا کی بیٹی تھی؟

د۔ اوسیرس کے متعلق اہلِ مصر کا کیا خیال تھا؟

ہ۔ تیموز کس ملک کا دیوتا تھا؟

3۔ درج ذیل سوالات کے درست پر جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ اوسیرس کس ملک کا دیوتا تھا؟

(الف) مصر (ب) بابل (ج) یونان (د) چین

ب۔ مصر میں کس جانور کو مقدس سمجھا جاتا تھا؟

(الف) کتا (ب) بلی (ج) چوہا (د) گھوڑا

ج۔ دیوی اور دیوتاؤں کے قصّے بیان کرنے میں کتنے ممالک مشہور ہیں؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

د۔ تیموز کی بیوی تھی۔

(الف) اشتار (ب) ڈی میٹر (ج) بسٹیٹ (د) ایٹلانٹا

ہ۔ مصری دیو مالا میں کس دیوتا کو تمام دیوتاؤں کا سردار اور سمجھا جاتا تھا۔

(الف) اوسیرس (ب) تیموز (ج) را (د) میلانن

4۔ دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(کھیتی باڑی، ہلاک، محبت، شکار، ہورس)

ا۔ ایٹلانٹا کو .... کی دیوی کے طور پر دکھایا گیا ہے۔

ب۔ تیموز کی بیوی اشتار .... کی دیوی تھی۔

ج۔ مصر میں اگر کوئی بلی کو مارتا تو سزا کے طور پر اُس شخص کو .... کر دیا جاتا۔

د۔ اوسیرس نے لوگوں کو .... کے طریقے سکھائے۔

ہ۔ اوسیرس کے بیٹے کا نام .... تھا۔

سرگرمی برائے طلبہ

تمام بچے مل کر ایسا ڈرامہ پیش کریں، جس میں قدیم دیوی دیوتاؤں کے کردار اُجاگر ہوں۔

بچے کاپی پر کسی ایک دیوی یا دیوتا کی تصویر بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

بچوں کو دیوی دیوتا کے نام تختہ تحریر پر لکھ کر یاد کروائیں۔

اشیا میں روح کی موجودگی (Animism)

جانسن پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ سکول کی کتابوں کے علاوہ اُسے کہانیوں اور معلوماتی کتابیں پڑھنے کا بھی شوق ہے۔ جانسن اپنی جماعت میں اول آیا ہے، اس لیے اُس کے ابا جی نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے اچھی کتاب کا تحفہ دیں گے۔ چنانچہ ایک دن وہ اپنے ابا جان کے ساتھ کتابوں کی دکان پر گیا۔ وہاں اُسے ایک کتاب بہت پسند آئی جس کا نام۔ ''قدیم مذاہب کے لوگ'' تھا، جانسن کے والد نے وہ کتاب خرید دی۔

جانسن نے گھر آ کر کتاب پڑھنا شروع کی۔ کتاب میں لکھا تھا ''روح کی موجودگی''، جانسن نے اپنے ابا جان سے اس کا مطلب پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ قدیم مذاہب کے ماننے والوں کو اس بات پر یقین تھا کہ دنیا کی تمام چیزوں میں روح موجود ہے، خواہ وہ اشیا جاندار ہوں یا بے جان۔

جانسن نے اپنے والد سے پوچھا کہ تمام چیزوں میں روح کی موجودگی کا کیا مطلب ہے؟

جانسن کے والد نے جواب دیا کہ پرانے زمانے میں کچھ لوگوں کا اس بات پر یقین تھا کہ تمام جاندار اور غیر جاندار چیزوں میں روح موجود ہے۔ وہ روحیں انسان کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ جانسن کے والد نے مزید بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں کو یقین تھا کہ روحیں کبھی نہیں مرتیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ مُردوں کی روحیں کسی دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہیں یا پھر ادھر اُدھر گھومتی رہتی ہیں۔ جب تک یہ روحیں گھومتی رہتی ہیں، زندہ انسانوں کو تکلیفیں پہنچاتی رہتی ہیں۔ اسی لیے قدیم لوگ ان روحوں سے عرض کرتے تھے کہ وہ کسی جسم میں داخل ہو کر انھیں امن اور سکون کی زندگی گزارنے دیں۔

آسٹریلیا میں کچھ ایسے قبیلے بھی ملتے ہیں، جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مُردوں کی روحیں آسمان کی انتہائی بلندی پر جا کر رہتی ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے پہلے گھر میں بھی آتی جاتی ہیں۔ جانسن نے اپنے ابا جی سے کہا کہ اس کی کوئی مثال بھی بتائیں۔ جانسن کے ابا جان نے جواب دیا کہ قدیم لوگ جب اپنا گھر تعمیر کرتے تو

سب سے پہلے وہ پہاڑ سے اجازت لیتے تھے، تاکہ اُس کو کاٹ کر وہ اپنا گھر بنالیں، ورنہ پہاڑ کی روح اُن سے ناراض ہوکر انہیں نقصان پہنچاسکتی تھی۔

اسی طرح جب قدیم لوگ درخت کاٹنے لگتے تو درخت سے پہلے اجازت لیتے، اس کے لیے قربانی دیتے اور وعدہ کرتے کہ درخت کا ہر ٹکڑا صرف اچھے کام کے لیے استعمال کریں گے۔ جانسن نے اپنے اباجان سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ جانوروں کو بھی مقدس جانتے تھے؟ جانسن کے اباجان نے جواب دیا کیوں نہیں! وہ ہر جانور کو مقدس سمجھتے اور اس کی عزت کرتے۔ غلطی سے اگر اُن سے کوئی جانور مارا جاتا تو وہ اس جانور سے معافی مانگتے اور اس کے مردہ جسم کی بہت عزّت کرتے تھے۔

جانسن نے پوچھا کہ کیا وہ لوگ آسمان اور زمین کی بھی پوجا کرتے تھے اور ان میں بھی روح کی موجودگی کو مانتے تھے؟ اس کے اباجان نے جواب دیا، جی ہاں! وہ آسمان کی پوجا بارش برسانے کی وجہ سے کرتے تھے۔ اسی طرح آسمان پر موجود سورج، چانداور ستاروں نیز سمندر میں موجود جانداروں کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔

آخر میں جانسن نے کہا! اباجان! میں آپ کی باتوں سے سمجھا ہوں کہ پرانے زمانے میں لوگ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ ہر چیز میں رُوح موجود ہے۔ اس لیے وہ اس کی پوجا کرتے تھے اور قربانی دیتے تھے۔ ہر طرح سے انہیں خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ یہ روحیں اگر ناراض ہو جائیں تو انہیں سزا دے سکتی ہیں۔ اباجی نے کہا، بالکل ایسا ہی ہے۔

جادُو کا زمانہ

مریم بہت ذہین بچی ہے۔ اُسے ٹیلی ویژن دیکھنے کا شوق ہے۔ ایک دن اس نے ٹیلی ویژن پر ایسا پروگرام دیکھا جس میں جادو کے متعلق بتایا گیا تھا۔ مریم کو کچھ واضح سمجھ نہ آیا تو اُس نے اپنے بڑے بھائی یعقوب سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جادو کے معنی ہیں کسی چیز کی حقیقت کو اس طرح بدل دینا کہ وہ انسان کو شیطانی کاموں میں مشغول کردے۔

اس کے بھائی نے یہ بھی بتایا کہ قدیم زمانے میں لوگ جادو اور مختلف قسم کے منتروں پر بھی یقین رکھتے تھے۔انہوں نے مختلف قسم کے زیورات بھی اسی لیے پہننا شروع کیے تا کہ جادو کے اثرات اور بدروحوں سے بچا جا سکے۔

پرانے مذاہب میں جادو کو بہت اہمیت حاصل تھی، لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جادوگر لوگوں پر اثر ڈالتے ہیں۔وہ موت کا سبب بنتے ہیں اور انسانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔جادو سے بچنے کے لئے لوگوں نے بہت سے طریقے ایجاد کیے اور آخر کار انسان اس نتیجہ پر پہنچا کہ فائدہ اور نقصان خالق کے ہاتھ میں ہے۔کوئی انسان دوسرے انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اشیا پرستی (ٹوٹم ازم Totemism)

سارہ ایک دن اخبار پڑھ رہی تھی۔اُس نے اخبار میں ایک لفظ پڑھا جو اُس کے لیے بالکل نیا تھا، وہ لفظ تھا ''ٹوٹم ازم''۔وہ اخبار اپنے والد کے پاس لے گئی اور اس لفظ کا مطلب پوچھا۔

سارہ کے والد نے بتایا کہ اِس سے مراد ایسا نشان ہے جس سے کوئی شخص یا گروہ کسی جانور، پودے اور غیر جاندار شے کے ساتھ تعلق کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جانور، پودے اور بے جان اشیا کی اقسام ''ٹوٹم'' میں شمار ہوتی ہیں۔آج کے دور میں بھی کچھ لوگ مختلف قسم کے ٹوٹم ازم پر یقین رکھتے ہیں۔

سارہ نے پوچھا کہ کیا تمام قبائل کے ٹوٹم ایک ہی ہوتے تھے؟ اس کے ابا نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر قبیلے کا اپنا نشان ہوتا تھا۔جس کی وجہ سے وہ پہچانا جاتا تھا۔ہر قبیلہ اپنے ٹوٹم کی حفاظت اور عزّت کرتا تھا۔قدیم عربوں میں بھی کچھ جانور مقدّس سمجھے جاتے تھے مثلاً ہرن، گھوڑا اور اونٹ کو خدائی صفات کا مالک سمجھا

جا تا تھا۔ سارہ نے اپنے ابا جان سے پوچھا کہ ہر قبیلے کو اپنے ٹوٹم کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ ابا جان نے بتایا کہ ہر قبیلہ اپنے ٹوٹم اپنے قبیلے میں نمایاں جگہ پر لگا کر رکھتا تھا۔ یہ ٹوٹم لکڑی یا کسی دھات سے بنایا جاتا تھا اور اُس پر مختلف اشکال بنائی جاتی تھیں جو اُس قبیلے کی پہچان ہوتی تھیں۔ سارہ بہت خوش تھی کہ اس کے ابا جان نے آج اسے ایک نئے لفظ کے بارے میں بہت مفید معلومات دیں۔

من گھڑت داستانیں Fables

من گھڑت داستانوں (Fables) سے مراد ایسی قدیم داستانیں ہیں جن کے تمام کردار جانور ہی ہوں۔ ان کا مقصد انسانوں کو اخلاقی سبق سکھانا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی بہتر طریقے سے گزار سکیں۔ آئی سوپ (Aesop) وہ شخص تھا، جس نے حیوانوں کے کرداروں پر مشتمل ایسی داستانیں لکھیں جو انسانوں کو اخلاقی تعلیم دیتی ہیں مثلاً فاختہ اور چیونٹی کی کہانی اور بیل اور شیر کی کہانی۔

فاختہ اور چیونٹی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چیونٹی دریا پر پانی پی رہی تھی۔ پانی کی ایک تیز لہر آئی جو چیونٹی کو بہا کر دریا میں لے گئی۔ دریا کے کنارے ایک درخت تھا، جس پر ایک فاختہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس نے جب چیونٹی کو پانی میں ڈوبتے ہوئے دیکھا، تو اس نے درخت سے ایک پتا توڑ کر پانی میں بہا دیا، چیونٹی نے اُس پر چڑھ کر اپنی جان بچالی۔ چند دن بعد ایک شکاری جنگل میں آیا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک فاختہ درخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ شکاری نے اپنی بندوق سے فاختہ کو مارنا چاہا۔ چیونٹی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اُس نے شکاری کے پاؤں پر کاٹ لیا۔ درد کی وجہ سے شکاری اپنی بندوق صحیح طور پر نہ چلا سکا اور فاختہ کی جان بچ گئی۔ فاختہ نے چیونٹی کا شکریہ ادا کیا اور دونوں دوست بن گئیں۔

پیارے بچو! اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔

بیل اور شیر

پرانے زمانے کی بات ہے کہ ایک جنگل میں چار بیل رہتے تھے۔اُن کی آپس میں دوستی تھی۔شیر کی خواہش تھی کہ وہ شکار کر کے یہ بیل کھالے۔لیکن وہ جب بھی ان کے پاس جاتا، وہ چاروں مل کر اپنے سینگ اس کی طرف کر لیتے اور شیر ناکام واپس آتا۔ایک دن ان چاروں بیلوں کے درمیان کسی بات پر لڑائی ہوگئی۔ سب ایک دوسرے سے ناراض ہوکر الگ الگ راستے پر چلے گئے۔شیر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔اسے موقع ملا کہ وہ ان کی لڑائی سے فائدہ اٹھائے، کیونکہ ان بیلوں سے اکیلے اکیلے مقابلہ کرنا آسان تھا۔چنانچہ اس نے ایک ایک کر کے چاروں بیلوں پر حملہ کیا اور انھیں کھا گیا۔

پیارے بچو!اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ لڑائی بہت بری چیز ہے۔اس سے ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔ہمیں ہمیشہ آپس میں مل جل کر رہنا چاہیے اور ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیے۔

خیالی قصّے کہانیاں (Myth)

دیوی دیوتاؤں کے متعلق کہانیوں کو mythology (دیومالائیں) کہتے ہیں۔ان دیوتاؤں کو ماننے والوں کا یہ خیال تھا کہ یہ دیوتا مختلف کام کرتے تھے۔لوگ اپنی خواہشوں کو پورا کروانے کے لیے ان دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ان کے لیے قربانیاں دی جاتی تھیں اور مختلف قسم کی مذہبی رسومات ادا کی جاتی تھیں۔دیوی دیوتاؤں کی چند کہانیاں یہ ہیں۔

ڈینائی (Danae) اور زیوئس (Zeus)

ڈینائی ایک دیوی تھی۔وہ یونان کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔بادشاہ کے دیوتاؤں نے اُسے بتایا تھا، کہ اس کا نواسہ بڑا ہوکر اسے قتل کردے گا۔اس خوف کی وجہ سے ڈینائی کے باپ نے اسے ایک قلعے میں قید کر دیا، تاکہ وہ شادی نہ کرسکے لیکن زیوئس جو کہ آسمانی دیوتا تھا وہ سنہری بارش کا روپ دھار کر اس قلعے میں داخل

ہو گیا۔ ڈینائی کے باپ کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ ڈینائی اور زیوئس نے آپس میں شادی کر لی۔ کچھ عرصہ بعد ڈینائی کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بادشاہ کو اِس لڑکے کی پیدائش کی خبر ملی تو اسے بہت غصہ آیا۔ اس نے ایک کشتی میں اپنی بیٹی اور نواسے کو بٹھا کر پانی میں بہا دیا تاکہ دونوں ہلاک ہو جائیں۔ ایک دیوتا انہیں دیکھ رہا تھا اُس نے ان دونوں کو بچا لیا۔

مگر مچھ دیوتا (Seebek)

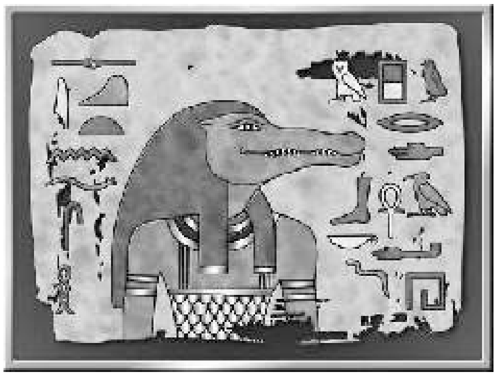

یہ مصری دیوتا تھا اس کا جسم انسان کا اور سر مگر مچھ کا تھا۔ اس لیے اسے مگر مچھ دیوتا کہتے تھے۔ ایک ایسے شخص کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے جس کے سر پر مگر مچھ بنا ہوا تھا۔ جزا اور سزا کا مکمل عمل (Maat) دیوی کی اجازت سے اس کے سامنے ہوتا تھا۔ اس دیوتا کی پوجا اس طرح ہوتی تھی کہ اس کے لیے ایک زندہ مگر مچھ کو ایک خاص تالاب میں رکھا جاتا اور خاص قسم کا کھانا کھلایا جاتا تھا۔ اسے خدا سمجھا جاتا تھا۔ اس دیوتا کو ماننے والے اس تالاب سے پانی پیتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برائی کے دیوتا سیتھ (Seth) نے ایک دیوتا اور سیس (Orisis) کو قتل کر دیا تھا۔ چنانچہ سزا سے بچنے کے لیے دیوتا نے اپنے آپ کو مگر مچھ دیوتا کے جسم میں چھپا لیا تھا۔

مصر کے وہ لوگ جو دریائے نیل کے آس پاس کام کرتے تھے یا وہ اُسے عبور کرنا چاہتے تھے، وہ اس دیوتا کی خاص طور پر پوجا کرتے تھے، تاکہ یہ دیوتا انھیں مگر مچھ کے حملوں سے بچا سکے۔ اس دیوتا کی حفاظت میں آنے اور اس جیسی طاقت حاصل کرنے کے لیے بھی اس کی پوجا کی جاتی تھی۔

مشق

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ٹوٹم ازم سے کیا مراد ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

ب۔ مختلف اقوام میں لوگ جادو کیوں کرتے تھے؟

ج۔ کوئی ایک فرضی کہانی (Fable) اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ قدیم مذاہب کے لوگ کس چیز کی پوجا کرتے تھے؟ صرف دو کا نام لکھیں۔

ب۔ جادوگر کون لوگ تھے؟

ج۔ قدیم لوگ جادوگر سے کیا فائدہ حاصل کرتے تھے؟

د۔ ڈینائی کون تھی اور کس کی بیٹی تھی؟

ہ۔ دیوی دیوتاؤں کے متعلق کہانیوں کو کیا کہتے ہیں۔

3- درج ذیل سوالات میں سے درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ ڈینائی کے باپ نے اسے کہاں قید کر رکھا تھا؟

(الف) گھر میں (ب) کوٹھری میں (ج) قلعے میں (د) تہہ خانے میں

ب۔ خیالی قصے کہانیوں کو کہتے ہیں۔

(الف) Fables (ب) Myth (ج) Totemism (د) Magic

ج۔ مگرمچھ دیوتا کا نام تھا۔

(الف) زیوئس (ب) را (ج) سیتھ (د) سیبک

4- درج ذیل جملوں میں سے صحیح کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (X) لکھیں۔

ا۔ کچھ قدیم لوگ قدرت کی ہر چیز کی پوجا کرتے تھے۔

ب۔ ہر قبیلہ اپنے مقدس نشان کی حفاظت نہیں کرتا تھا۔

ج۔ قدیم لوگ اپنی حفاظت کے لیے مختلف قسم کے کپڑے پہنتے تھے۔

د۔ Fables فرضی قصّے کہانیوں کو کہتے ہیں۔

ہ۔ ڈینائی ایک مصری دیوی تھی۔

سرگرمی برائے طلبہ

تمام بچے آپس میں مل کر کوئی ایسی کہانی سوچیں جس کے تمام کردار جانور ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

اساتذہ کرام ہر سبق کو بار بار دہرائیں تاکہ بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

باب 2

مذہبی اخلاق وآداب

مذہبی اخلاقیات کی اہمیت

دنیا کے سب مذاہب کی بنیاد اخلاق پر قائم ہے۔ دنیا کی اصلاح کرنے والے اچھے کاموں کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ برائیوں سے روکتے ہیں۔ ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو نیکی اور بدی کے بارے میں بتایا ہے۔ نیکی کے کاموں میں دیانتداری، خدمتِ خلق، سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، وقت کی پابندی، بڑوں کا احترام اور اچھی عادات کو اپنانا شامل ہیں۔ برائی کے کاموں میں بد دیانتی، ظلم، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی، وقت کی پابندی نہ کرنا اور بڑوں سے بے ادبی سے پیش آنا شامل ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم گھر میں اپنے والدین کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔ جھوٹ نہ بولیں۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی مدد کریں۔ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں اور والدین کا احترام کریں۔

سکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، انہیں تکلیف نہ دیں اور اپنے اساتذہ کرام کا حکم مانیں۔ یہ سب اچھی باتیں ''اخلاقی اقدار'' کہلاتی ہیں۔ جن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ضروری ہے کہ ہر انسان اپنی زندگی میں یہ اچھی عادتیں اپنائے۔

مذہب اور اخلاق کا تعلق

مذہب سے مراد وہ عقیدہ یا ایمان ہے، جس کی تعلیمات پر کوئی شخص دل سے یقین رکھتا ہے۔ مذہب میں انسان کے تمام اعمال کا دارومدار اس کی نیت پر ہے۔ مذہب میں مختلف عقائد کو تسلیم کر کے ان پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں، جس نے اخلاق کی اہمیت پر زور نہ دیا ہو۔ معاشرے کو صحت مند بنانے کے لیے اخلاقیات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اخلاق وہ بنیاد فراہم کرتے ہیں جس کے بغیر کوئی معاشرہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے تمام مذاہب کی تعلیمات کا بڑا حصہ

اخلاقیات پر مشتمل ہوتا ہے۔

مذہب اور اخلاق ایک دوسرے کے لیے ضروری ہیں۔ اخلاق کئی صفات پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں اخوّت (بھائی چارہ) احسان، رحم دلی اور جرأت مندی کے علاوہ بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو اکثر مذاہب میں مشترک ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب نے ہمیشہ اچھے اخلاق کی تعریف کی ہے اور برے اخلاق سے منع کیا ہے۔ اس لیے مذہب کو اخلاق سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور اخلاق بھی مذہب کے ذریعے سے مکمل ہوتے ہیں۔

اخلاقی اقدار

انسانی زندگی کا احترام

انسانی زندگی کے سنوارنے میں مذہب کا بڑا حصہ ہے۔ مذہب انسان کے اخلاق کو عمدہ بناتا ہے۔ مذہب پر عمل کر کے انسان اپنے اخلاق سنوارتا ہے۔ وہ انسانی زندگی کی قدر اور احترام کرنا سیکھ جاتا ہے۔ انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا تحفہ اور انعام ہے۔ تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اپنی اور دوسروں کی زندگی کی حفاظت کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی زندگی کی حفاظت اور قدر نہیں کرتے، دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ کوئی بیماری لگ جائے تو فوراً کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہیے۔ اپنے جسم اور روح کو بدعملی سے بچانا بھی زندگی کی حفاظت میں شامل ہے۔ ہمیشہ اپنے جسم کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ روزانہ صبح سویرے باغ میں جا کر سیر کی جائے۔ بلاناغہ دانتوں کی صفائی کی جائے۔ صاف اور ستھرا لباس پہنا جائے۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا جائے۔ کوئی ایسا کھیل نہ کھیلا جائے جس سے آپ کی زندگی کو اور دوسرے افراد کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق ہو جائے۔ جب بھی گھر سے باہر نکلیں خواہ آپ گاڑی پر سوار ہوں یا پیدل نہایت احتیاط سے کام لیں۔

دنیا کے تمام مذاہب میں دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہر مذہب نے ماں باپ،

بہن بھائی، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق پر زور دیا ہے۔ ان افراد کو جب اپنے حقوق ملیں گے تو معاشرے میں سکون اور اطمینان ہوگا اور انسانی زندگی کی عزّت اور حفاظت ممکن ہو سکے گی۔

زمین پر زندگی

اس زمین پر طرح طرح کی مخلوق موجود ہے۔ جن میں انسان، حیوان اور نباتات شامل ہیں۔ انسان سے مراد وہ مخلوق ہے جو اچھے، بُرے، چھوٹے اور بڑے میں فرق کر سکتی ہے۔ حیوان سے مراد وہ مخلوق ہے جس میں تمام جانور اور پرندے شامل ہیں۔ تیسری مخلوق نباتات کی ہے۔ جن سے مراد پودے اور درخت ہیں۔ مذہب جہاں انسانی زندگی کے احترام کا درس دیتا ہے وہاں حیوانات اور نباتات کے ساتھ بھی بہتر سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

حیوانات اور نباتات سے بہتر سلوک اسی صورت میں ممکن ہے، جب ہم ان کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ مثلاً اگر کسی پرندے یا جانور کو بھوکا دیکھیں تو اسے کھانا دیں۔ اگر سڑک یا گھر میں کوئی جانور یا پرندہ زخمی حالت میں پایا جائے، تو فوراً اسے طبی امداد دی جائے۔ گھر میں اگر کوئی جانور یا پرندہ پالا ہو تو اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھا جائے۔ وقت پر اسے کھانا دیا جائے۔ اس کی صفائی کا خیال رکھا جائے۔ بیماریوں سے بچاؤ کے لیے حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں۔

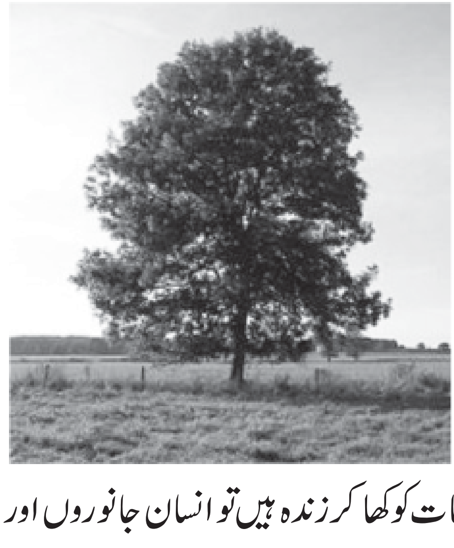

نباتات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ درخت آکسیجن مہیا کرتے ہیں جو انسانوں کے سانس لینے میں کام آتی ہے۔ اس لیے پودوں اور درختوں کو وقت پر پانی دیا جائے اور انھیں مختلف بیماریوں سے بچانے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔

یہ دنیا ایک اصول کے تحت چل رہی ہے مثلاً جانور نباتات کو کھا کر زندہ ہیں تو انسان جانوروں اور

نباتات کو بطورِ خوراک استعمال کرتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ نہ صرف انسان بلکہ نباتات اور حیوانات سب کا خیال رکھا جائے۔

نباتاتی زندگی Plant Life

کلیان سنگھ ایک دن سکول سے واپس آیا تو اس نے اپنی امی جان سے کہا کہ آج ہماری میڈم نے ہمیں پودے کی زندگی اوراس کی حفاظت کے بارے میں تفصیل سے بتایا ہے۔

کلیان سنگھ نے اپنی امی جان سے کہا کہ وہ بھی ایک پودا لگائے گا۔ اس کی امی جان نے اسے ایک گملا دیا جس میں میڈم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اس نے مَٹی ڈالی، پھر بیج ڈالے، اوپر مٹی ڈالی اور آخر میں پانی دے کر اسے دھوپ میں رکھ دیا۔

یہ تمام مراحل طے کرنے کے بعد اب کلیان سنگھ اس انتظار میں تھا کہ کس دن پودا نکلے گا۔ وہ ہر روز اس کو پانی دیتا اوراس کا بہت خیال رکھتا تھا۔آخر ایک دن جب کلیان سنگھ سکول سے واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ گملے میں ننھا سا پودا مٹی سے باہر نکل آیا ہے۔ وہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کچھ دن بعد پودا بڑا ہو گیا اور ایک دن پودے پر پھول دیکھ کر کلیان سنگھ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

شام کو کلیان سنگھ کے والد جب گھر آئے تو اس نے انہیں پودے اور پھول کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ پودے جب چھوٹے ہوتے ہیں، تو بہت نازک ہوتے ہیں۔ ان کی بچوں کی طرح حفاظت کرنا چاہیے۔ تیز ہوا اور آندھی انھیں جڑوں سے ہلا دیتی ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ اگر تمام انسان اپنا فرض سمجھیں کہ وہ ایک سال میں ایک پودا لگائیں گے اوراس کی حفاظت بھی کریں گے تو یہ بہت بڑی نیکی ہوگی۔ پودے جب تن آور درخت بن جاتے ہیں تو یہ آکسیجن مہیا کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم سانس لیتے

ہیں۔ ابا جان نے کلیان سنگھ کا امتحان لینے کے لیے پوچھا کہ، درخت اور پودے اپنی خوراک کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟ کلیان سنگھ نے فوراً جواب دیا کہ یہ اپنی خوراک زمین سے حاصل کرتے ہیں۔ ابا جان نے اُسے شاباش دی اور پوچھا کہ پودے کی زندگی کی حفاظت کس طرح کی جاسکتی ہے؟ کلیان سنگھ نے جواب دیا میری میڈم نے بتایا تھا کہ پودے کو وقت پر پانی دیا جائے۔ اگر اسے کوئی بیماری لگ جائے تو دوا کا چھڑکاؤ کیا جائے۔ اسے سخت دھوپ اور گرمی سے بچایا جائے۔ پودے اور درخت کاٹے نہ جائیں کیونکہ یہ بہت سے پرندوں، تتلیوں، شہد کی مکھیوں اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوتے ہیں۔

کلیان سنگھ نے کہا کہ وہ اپنے تمام دوستوں کو پودوں اور درختوں کی اہمیت کے بارے میں بتائے گا۔ انہیں اس بات پر آمادہ کرے گا کہ وہ ہر سال پودے لگائیں اور ان کی حفاظت بھی کریں تاکہ وہ بڑے درخت بن کر ماحول کو خوبصورت اور سرسبز بناسکیں۔ تاکہ ان کی آکسیجن انسانی صحت اور ماحول کو خوش گوار بنائے۔

انسانیت کی عزّت

تمام انسان پیدائشی طور پر برابر ہیں

ایک دن استاد صاحب طلبہ کو ''حقوق و فرائض'' کے بارے میں بتا رہے تھے کہ انسان جب معاشرے میں رہتا ہے، تو اسے بہت حقوق حاصل ہوتے ہیں جیسے زندگی، آزادی، علم کا حصول، رہائش اور ملازمت۔ اسی طرح اس کے ذمے کچھ فرائض بھی ہوتے ہیں جنہیں وہ ادا کرتا ہے۔ مثلاً والدین، اساتذہ، پڑوسیوں اور رشتے داروں کے حقوق ادا کرنا۔ تکوین نے استاد صاحب سے پوچھا، انسان کو پیدائشی طور پر کون کون سے حقوق حاصل ہیں؟ استاد صاحب نے جواب دیا کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے سب سے پہلے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ وہ چاہے جس بھی مذہب، رنگ، نسل، خاندان سے تعلق رکھتا ہو، وہ قابلِ عزّت ہے کیونکہ وہ معاشرے کا ایک جیتا جاگتا فرد ہے۔

نومی نے پوچھا کہ اس کے علاوہ انسان کو اور کون سے حقوق حاصل ہیں؟ استاد صاحب نے وضاحت

کی کہ انسان کو اپنے عقائد اور خیالات میں آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اسے غلام نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ آزادی اس کا پیدائشی اور بنیادی حق ہے۔

لوگوں کی عزّت (کسی فرق کے بغیر)

انم ایک ذہین اور محنتی بچی ہے۔ وہ جماعت میں ہمیشہ نمایاں کامیابی حاصل کرتی ہے۔ جماعت میں ہمیشہ اُستانی صاحبہ سے سبق کے متعلق سوال پوچھتی رہتی ہے۔

ایک دن اُستانی صاحبہ جماعت میں آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ نائلہ سب سے پیچھے بیٹھی رو رہی تھی اور سب بچے ہنس رہے تھے۔ اُستانی صاحبہ نے بچوں کو خاموش کرایا اور نائلہ کو اپنے پاس بلا کر رونے کی وجہ پوچھی۔

نائلہ نے روتے ہوئے بتایا کہ سب بچے میرا مذاق اُڑا رہے تھے کیونکہ میرا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے۔ میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں اور میری امی جان لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہیں۔ نائلہ نے بتایا کہ اسی وجہ سے میرے پاس سکول بیگ، جوتے اور یونیفارم نہیں ہیں اس لیے سب بچے مجھے پریشان کرتے ہیں۔

اُستانی صاحبہ نے بچوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بچو! کسی کو تنگ کرنا بُری بات ہے۔ ہمیں ہر انسان کی عزّت کرنا چاہیے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

انم نے اُستانی صاحبہ سے پوچھا کہ ہم لوگوں کی عزّت کس طرح کر سکتے ہیں؟ استانی صاحبہ نے بتایا کہ ہمارے ملک پاکستان میں رہنے والے افراد کا تعلق مختلف مذاہب اور پیشوں سے ہے۔۔ اسی طرح کوئی امیر ہے تو کوئی غریب، کوئی چھوٹا ہے تو کوئی بڑا، لیکن ہمیں ہر انسان کی عزت کرنا چاہیے۔

عزّتِ نفس

عزت نفس انسان کا فطری تقاضا ہے۔ انسان مال و دولت چھوڑ سکتا ہے لیکن ہر قیمت پر اپنی عزت

کی حفاظت کرتا ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ معاشرے میں اس کا مرتبہ محفوظ رہے، نہ کوئی اس سے اس کا مرتبہ چھینے اور نہ ہی اسے بلا وجہ کمتر جانے۔اس لئے عزت نفس،صبر وتحمل اور بردباری سے محفوظ بنائی جاسکتی ہے۔جو خودداری کا دوسرا نام ہے۔خودداری ایک اچھی صفت ہے۔خوددار انسان جھوٹ، مکاری اور دھوکا بازی سے نفرت کرتا ہے۔وہ سادگی پسند ہوتا ہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

عزّتِ نفس ہمیشہ لالچ کی وجہ سے ختم ہوتی ہے۔اپنی خواہش پر قابو پا کر عزّتِ نفس کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔جب ہم کسی کھانے کی دعوت پر جائیں تو اس دعوت میں ہم اخلاقی دائرہ کار کوملحوظ خاطر رکھیں، کھانے کے دوران لالچ سے پرہیز کریں۔ہمیشہ صبر وتحمل کا مظاہرکریں تاکہ ہم اپنی عزّتِ نفس کی حفاظت کرسکیں۔

تعلیم

علم کی اہمیت اور انسانی کردار پر اس کے اثرات

علم کے معنی جاننے کے ہیں۔علم حاصل کرنا ہرانسان کے لیے ضروری ہے کیونکہ ایک دانا کا قول ہے ''علم ایک عام آدمی کو خاص آدمی بنادیتا ہے''انسان اور حیوان میں فرق کرنے والی چیز علم ہی ہے۔کامیاب زندگی گزارنے کے لیے علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے اور بحیثیتِ طالبِ علم ہمارا فرض ہے کہ ہم علم حاصل کرنے پر پوری توجہ دیں۔تعلیم حاصل کرنے سے ہمیں اور ہمارے ملک پاکستان کو فائدہ حاصل ہوگا۔

تعلیم کے انسانی کردار پر اثرات:

تعلیم کے انسانی زندگی پر اثرات درج ذیل ہیں:

-1 تعلیم کے ذریعے سے انسان اپنے اخلاق سنوارتا ہے۔
-2 تعلیم کے ذریعے افراد میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔
-3 تعلیم کے ذریعے انسان مختلف آداب سیکھتا ہے مثلاً کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے اور لوگوں سے ملاقات کے آداب وغیرہ۔

4- تعلیم کے ذریعے انسان اپنے حقوق وفرائض سے آگاہ ہوتا ہے۔

5- تعلیم کے ذریعے ملک وقوم کی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

صحت

مشہور مقولہ ہے ''تندرستی ہزار نعمت ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ اگر انسان صحت مند ہے تو وہ ہر کام کر سکتا ہے، صحت مند ہونے کی صورت میں وہ کھیل کود، تعلیم اور جسمانی محنت والے کام کر سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی صحت برقرار رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اپنا خیال رکھنا

ہر شخص صحت مند رہنا چاہتا ہے، تا کہ وہ زندگی کا بھرپور مزہ اٹھا سکے۔ صحت مند رہنے کے لیے اچھے طریقے اور اچھی عادات اپنائی جائیں۔ انسان کو صحت مند رہنے کے لئے ضروری ہے کہ صحت کے اصول اپنائے۔ منہ ہاتھ دھونے سے تمام جراثیم اور گندگی اتر جاتی ہے۔ غسل کرنے سے جسم صاف ہو جاتا ہے۔ وقت پر کھانا کھانے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔ ورزش کرنے سے انسان چُست رہتا ہے۔ رات کو جلدی سونے کی عادت انسان کو صحت مند رکھتی ہے۔ خود اعتمادی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ صحت مند انسان ہی معاشرے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ صحت مند معاشرے سے ہی صحت مند قوم بنتی ہے۔

صفائی اور پاکیزگی

صفائی کا مطلب ہے صاف ستھرا رہنا، نہ صرف خود صفائی کا خیال رکھنا، بلکہ دوسروں کو بھی صاف رہنے کی تاکید کرنا۔ صفائی انسان کی فطرت میں ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو صفائی اور پاکیزگی کو پسند نہ کرتا ہو۔

منال ایک اچھی بچی ہے۔ وہ اپنی صفائی کا خاص خیال رکھتی ہے۔ وہ روزانہ صبح سویرے اٹھتی ہے،

اپنے ہاتھ، منہ دھوتی ہے اور دانت صاف کرتی ہے۔۔ پھر ورزش کرتی ہے، تاکہ وہ صحت مند رہے۔

منال کی امی جان اسے سکول کے لیے کھانا ساتھ دیتی ہیں، تاکہ وہ سکول سے غیر معیاری چیزیں کھا کر بیمار نہ ہو۔ وہ ابلا ہوا پانی استعمال کرتی ہے۔ منال چھٹی کے دن اپنے ناخن کاٹتی ہے۔ وہ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنتی ہے۔ اور اپنی سہیلیوں کو بھی صفائی کی عادت اپنانے کی تاکید کرتی ہے۔

ماحول کو صاف ستھرا رکھنا

سُنیل محنتی بچہ ہے۔ اسے کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ ایک دن وہ کتاب پڑھ رہا تھا، جس میں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے متعلق لکھا ہوا تھا۔

سُنیل نے جب کتاب پڑھ لی تو اپنے والد سے کہنے لگا کہ ابو جان میں نے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے متعلق بہت اچھی کتاب پڑھی ہے۔ اس کے والد نے پوچھا تم نے اس میں کیا پڑھا؟ سُنیل نے بتایا کہ کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے پودے اور درخت لگائیں۔ اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ باہر نہ پھینکیں۔ سڑکوں پر نہ تھوکیں۔ دھواں دینے والی گاڑیاں نہ چلائیں۔ گندا پانی اکٹھا نہ ہونے دیں۔ ہمیں باغات اور جنگلات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنا چاہیے اور ان کی حفاظت کا بندوبست بھی کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا بنا سکیں۔

مشق

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ مذہب اور اخلاق کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ب۔ تین اخلاقی اقدار بیان کریں۔

ج۔ تعلیم کے انسانی زندگی پر تین اثرات بیان کریں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ حیوانات سے کیا مراد ہے؟

ب۔ نباتات کے دو فوائد لکھیں۔

ج۔ ہم اپنی صحت کا کس طرح خیال رکھ سکتے ہیں؟

د۔ صفائی سے کیا مراد ہے؟

ہ۔ کیا تمام انسان پیدائشی طور پر برابر ہیں؟

3- درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد (✓) کا نشان لگائیں۔

ا۔ حیوانات کے معنی ہیں۔

(الف) جانور (ب) پودے (ج) درخت (د) پہاڑ

ب۔ مذہب اور اخلاق کا آپس میں تعلق ہے۔

(الف) درمیانہ (ب) بہت کم (ج) گہرا (د) بالکل نہیں

ج۔ علم کے معنی ہیں۔

(الف) جاننا (ب) سوچنا (ج) دیکھنا (د) کھیلنا

د۔ دنیا کے تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔

(الف) اخلاق (ب) علم (ج) صحت وصفائی (د) عمل

4- دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(آکسیجن، فطری، نظم وضبط، ضروری، پاکستان)

ا۔ مذہب اور اخلاق ایک دوسرے کے لیے .... ہیں۔

ب۔ پودے جب تن آور درخت بنا جاتے ہیں تو یہ .... مہیا کرتے ہیں۔

ج۔ ہمارے ملک .... میں رہنے والے افراد کا تعلق مختلف مذاہب سے ہے۔

د۔ عزت نفس انسان کا .... تقاضا ہے۔

ہ۔ تعلیم کے ذریعے افراد میں .... پیدا ہوتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ

ہر بچہ اپنا اپنا پودا لگائے اور اس کی حفاظت کرے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

اساتذہ کرام بچوں کو اخلاق و آداب کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

باب 3

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نبی اور پیغمبر تھے۔ آپ عراق کے قصبے ''اُر'' کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بتوں اور ستاروں کی پوجا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ نبی اور رسول بنائے گئے، اس لیے قوم کی اصلاح آپ کا مشن تھا۔ آپ نے دیکھا کہ ان کا گھرانہ اور ان کی قوم کے لوگ شرک کر رہے ہیں لہٰذا آپ نے ان لوگوں تک توحید کا پیغام پہنچایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پختہ ایمان اور تبلیغ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بزرگ بُت تراش ہونے کے ساتھ ساتھ بتوں سے محبت کرنے والے بھی تھے۔ اس لیے اپنے زمانے کے لوگوں اور حاکموں کی نظر میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انھیں اللہ کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے ان کی دعوت قبول نہ کی بلکہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈرایا اور دھمکایا کہ اگر تُو بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہ آیا، تو میں تمہیں پتھر مار کر ہلاک کر دوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن کی سختی کا جواب سختی سے نہ دیا، بلکہ نرمی اور اخلاق کے ساتھ فرمایا ''جناب! اگر میری بات کا یہی جواب ہے تو آج سے اللہ حافظ۔ میں اللہ کے سچے دین اور اس کے سچے پیغام کو نہیں چھوڑ سکتا اور کسی طرح بتوں کی پوجا نہیں کر سکتا۔ آج آپ سے جُدا ہو رہا ہوں مگر غائبانہ آپ کے لیے بارگاہِ الٰہی میں بخشش طلب کرتا رہوں گا۔''

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے مخاطب ہوئے اور انہیں سچے دین کی تبلیغ کرنا شروع کی، لیکن قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک نہ سنی بت پرستی کو نہ چھوڑا اور کہہ دیا:۔

''ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتے۔ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا یہی کرتے چلے آئے ہیں''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ جب ہر قسم کی نصیحت بے کار ہے،تو انہوں نے تبلیغ کا ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ جب قوم اپنا مذہبی میلہ منانے کے لیے باہر گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک کلہاڑا لیا اور بڑے بُت کے علاوہ سب بتوں کو توڑ دیا اور کلہاڑا بڑے بُت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب قوم واپس آئی اور انہوں نے بتوں کو اس حال میں دیکھا تو وہ سخت غصّے میں آئے اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ کسی نے نہیں کیا۔انہوں نے آپؑ کو تلاش کر کے آپؑ سے بتوں کو توڑنے کے متعلق پوچھا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ بڑے بُت سے پوچھ لیں۔تو قوم کے لوگوں نے جواب دیا کہ یہ بُت تو حرکت نہیں کر سکتے، وہ کیونکر ایسا کر سکتے ہیں۔یہی حقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے سننا چاہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ پھر تم لوگ کیوں بے حس اور بے اختیار دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہو۔وہ دیوتا جو نہ ضرورت کے وقت مدد کر سکتے ہیں اور نہ تمہاری دعا سن سکتے ہیں۔تم اللہ کو بھول چکے ہو جس نے آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے بنایا۔

آپؑ نے مزید فرمایا:

''تم گناہ کرتے ہو، بالکل ویسے ہی گناہ جس کے باعث تمہارے باپ دادا کو سیلاب کے پانی سے سزا دی گئی۔تم لوگ ان دیوتاؤں کی پوجا و خدمت کرنے سے باز آجاؤ، ایسا نہ ہو کہ تم سب لوگوں کو ویسی ہی سزا ملے۔''

آپؑ کی شکایت نمرود بادشاہ سے کی گئی۔نمرود کے سوال کرنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہی جواب دہرایا، جو پہلے دے چکے تھے کہ یہ سارا کام بڑے بُت کا ہے۔

نمرود نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بڑا دیوتا یہ کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

پھر کس لیے ان کی عبادت وخدمت کرتے ہو؟ تیری رعایا کیوں ان جھوٹے راہبوں کی پیروی کرتی ہے؟ اس کی بجائے عظیم اللہ کی عبادت کرو جو سب کچھ کرنے کی قوت رکھتا ہے ، جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ اے بادشاہ! اپنی بدی کی راہ کو چھوڑ دے اور اس زندہ خدا کی خدمت کر جس کے ہاتھوں میں تیری اور تیرے سب لوگوں کی زندگیاں ہیں ، ورنہ تو اور وہ سب جو تیری پیروی کرتے ہیں شرمناک حالت میں مر جائیں گے:۔

بادشاہ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دس دن قید میں رکھا گیا۔ بادشاہ نے اپنے مشیروں کے ساتھ مشورے کے بعد آپؑ کو آگ میں زندہ جلانے کا فیصلہ کیا۔

ایک خاص جگہ پر کئی روز آگ جلائی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت آگ کو حکم دیا کہ وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے ۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کی بھٹی سے صحیح سلامت باہر آ گئے۔

یہ معجزہ دیکھ کر بادشاہ کے وزیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے جھکے، لیکن آپ نے اُن سے کہا! ''میرے آگے نہ جھکو، بلکہ کائنات کے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکو۔ اس کی خدمت کرو اور اسی کی راہوں پر چلو، وہ رہائی دینے اور موت سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفر

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ اب مجھے ایسی آبادی میں (ہجرت) چلے جانا چاہیے جہاں اللہ کی سچی آوازِ کو سنا جائے۔ بائبل مقدس کے مفہوم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا ''اپنا ملک چھوڑ دو، اپنے باپ دادا کو چھوڑ دو، اس سرزمین پر جاؤ جو میں تمہیں دکھاؤں گا، تمہیں ایک عظیم قوم بناؤں گا

اور تمہارے نام کو عظیم بناؤں گا۔" حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بزرگ آزر اور قوم سے جدا ہو کر دریائے فرات کے غربی کنارے کے قریب ایک بستی میں چلے گئے اور یہ بستی "کلدانیین" کے نام سے مشہور ہے۔

یہاں پر آپؑ نے اپنی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے ساتھ کچھ عرصہ قیام کیا۔ کچھ دنوں بعد یہاں سے حاران کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ ملک بڑا خوشگوار اور زرخیز تھا۔ انسانوں اور مویشیوں کے لیے کافی کشادہ جگہ تھی اور وہاں خدا کے دین کی تبلیغ شروع کر دی۔

حاران سے تبلیغ کی غرض سے سکم، بیت ایل اور فلسطین پہنچے۔ اس سفر میں بھی ان کے ساتھ حضرت سارہ علیہا السلام اور حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں رہنے لگے اور اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام مصر تشریف لے گئے۔ مصر کے بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کا خاندان خدا تعالیٰ کا مقبول ترین خاندان ہے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بہت احترام کیا اور انھیں ہر قسم کے مال سے نوازا۔ آپ کی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام مصر کے اسی شاہی خاندان سے تھیں اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام انہیں سے پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ابھی بچے ہی تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ اپنے ننھے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور انکی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ جا کر آباد کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے گزار دی۔ آپؑ جن شہروں میں بھی تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط کیا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بڑے مذاہب: یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں آپ کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راست بازی

راست بازی سے مراد سچائی، ایمانداری اور دیانت داری کے ہیں یعنی ایسی بات کہنا جسے جھٹلایا نہ جا سکے اور ایسا عمل کرنا جس سے سچائی اور ایمانداری واضح ہو۔ تمام نبیوں کو خدا تعالیٰ نے سچا بنا کر بھیجا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء (نبیوں کے باپ) کہا جاتا ہے۔آپؑ نے خدا تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ اپنے گھر اور اپنی قوم سے شروع کی۔آپؑ نے اپنے رشتہ داروں اور نمرود بادشاہ سامنے راست بازی کا مظاہرہ کیا۔آپؑ نے نمرود سے فرمایا تمام طاقتوں کا مالک اور عبادتوں کے لائق صرف خدا تعالیٰ ہے۔اسی وجہ سے نمرود بادشاہ نے آپؑ کو آگ میں پھینکوا دیا لیکن آپؑ نے سچائی کو نہ چھوڑا۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ آگ کی گرمی سے محفوظ رہے۔آپؑ نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے نظام کو نافذ کرنے کے لیے گزاری اور اس مقصد کے لیے آپؑ نے مختلف علاقوں اور شہروں کا سفر کیا۔آپؑ ہمیشہ ہر آزمائش پر پورا اترے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جب اپنے بیٹے کی قربانی کرنے کا حکم دیا تو آپؑ نے اُس حکم کی فوراً تعمیل کی، اِس موقع پر خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم آپؑ نے خواب کو سچ کر دکھایا" اسی وجہ سے قرآن حکیم میں آپؑ کو صادق نبی کہہ کر پُکارا گیا ہے۔ بائبل مقدس میں آپ کے متعلق ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی تابع داری کی، ان کی ایمانداری اور سچائی کی وجہ سے خدا نے انھیں ''ایمانداروں کا باپ'' اور اپنا دوست کہا ہے۔ایک اور جگہ ذِکر ہے ابراہیم علیہ السلام خدا پر ایمان لائے اور یہ اُس کے لیے راستی محبوب ہوئے "

پیارے بچو! ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔سچائی اور ایمانداری کے راستے پر ہمیشہ چلیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیلوٹھے بیٹے کی قربانی

خدا تعالیٰ جب بھی اپنے لوگوں کی آزمائش کرتا ہے، اس آزمائش کے ذریعے ان کے درجات مزید بلند کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بڑھاپے میں اولاد عطا کی۔ آپ کے دو بیٹے ہیں اسماعیل علیہ السلام، جن کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام تھیں اور دوسرے حضرت اسحاق علیہ السلام جن کی والدہ محترم حضرت سارہ علیہا السلام تھیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب اپنے پیلوٹھے بیٹے کی قربانی خدا تعالیٰ کے راستہ میں کرنے کا حکم ملا

تو آپ نے اس حکم کو خوشی سے مان لیا اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے اپنے بیٹے کو قربانی کے لیے لے گئے۔ آپ کے بیٹے نے بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قربانی کے لیے پیش کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اور اپنے بیٹے کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور ہاتھ بڑھا کر چھری ہاتھ میں لی اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلا دی۔ جب آپؑ نے آنکھوں سے پٹی ہٹا کر دیکھا تو بیٹے کی جگہ ایک ذبح کیا ہوا مینڈھا پڑا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کی عظیم قربانی کے متعلق قرآنِ مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”اے ابراہیم! آپ نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے اور ہم نیکو کاروں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں“۔ اسی سُنت کی یاد میں ہر سال ساری دُنیا کے مسلمان دس ذِی الحجہ کو جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔

اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے بن کر رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ زندگی کے ہر میدان میں ہماری مدد کرے اور اچھے کاموں کی وجہ سے ہمارا نام ہمیشہ قائم رہے۔

مشق

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کے لیے کونسا طریقہ اختیار کیا؟

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی قربانی کس طرح پیش کی؟

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا کیا نام تھا؟

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں پیدا ہوئے؟

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کس بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا؟

د۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بیٹے کا کیا نام تھا؟

ہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی بجائے کس کی قربانی دی؟

3- درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جواب دیے گئے ہیں۔ درست جواب کے گرد (✓) کا نشان لگائیں؟

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ نبوت تقریباً.............................. قبل مسیح ہے۔

(الف) ایک ہزار (ب) دو ہزار

(ج) تین ہزار (د) چار ہزار

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی تبلیغ کا آغاز کہاں سے کیا؟

(الف) گھر سے (ب) محلے سے (ج) رشتہ داروں سے (د) اُمراء سے

ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو کس چیز سے توڑا؟

(الف) ڈنڈے سے (ب) کلہاڑے سے

(ج) ہتھوڑے سے (د) ہاتھ سے

د۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کتنے دن نمرود کی قید میں رہے؟

(الف) چار دن (ب) چھ دن (ج) آٹھ دن (د) دس دن

ہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا سزا سنائی گئی؟

(الف) قید کر دیا جائے (ب) پھانسی دی جائے

(ج) آگ میں پھینک دیا جائے (د) دریا میں ڈال دیا جائے

4- دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(شاہی، ستاروں، قید، ٹھنڈی، اُر)

ا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے قصبے.................. کے رہنے والے تھے۔

ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بتوں اور ....کی پوجا کرتی تھی۔

ج۔ بادشاہ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دس دن..................میں رکھا گیا۔

د۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ..........................اور سلامتی والی ہو گئی۔

ہ۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام مصر کے..........................خاندان سے تھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

تمام بچے ”بتوں کو توڑنے کا واقعہ“ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کا موضوع بچوں کو آسان الفاظ میں بیان کر کے ترتیب سے بتایا جائے۔

بچوں کو دیگر انبیاء کرام سے متعارف کرایا جائے تاکہ اُن میں مزید پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

فرہنگ

ابتدائی مذاہب کا تعارف:

مذہب	:	زندگی گزارنے کا طریقہ
آغاز	:	ابتدا، شروع
ارتقائی	:	مرحلہ وار
تصور	:	سوچ، خیال
مظاہر	:	نشانیاں، علامتیں
فطرت	:	قدرت

آسمانی دیوتا:

عظیم	:	بڑا
شکست	:	ہار
گرج	:	کڑک، وہ آواز جو بادلوں سے پیدا ہو

زمین کی دیوی اور دیوتا:

رقص کرنا	:	ناچنا
مقدس	:	پاک، برکت والا

مصر کے قصّے کہانیاں:

ذی روح	:	جاندار، روح رکھنے والا
مجموعہ	:	جمع کیا ہوا، اکٹھ

قدرتی مظاہر کی پوجا:

قدیم	:	پرانا
ابتدا،	:	شروع، آغاز
شجر پرستی	:	درختوں کی پوجا
سرسبز و شاداب	:	ہرے بھرے
مرعوب ہونا	:	متاثر ہونا
معبود	:	جس کی عبادت کی جائے

اوسیرس:

گوشے گوشے	:	ہر کونے میں
مسلّم	:	مانا ہوا، تسلیم شدہ
طغیانی	:	سیلاب
اوتار	:	مختلف شکلوں میں ظاہر ہونا

را:

دیومالا	:	دیوی دیوتاؤں کے فرضی اور خیالی قصّے
خالق	:	پیدا کرنے والا

تمام اشیا میں روح کی موجودگی:

روح	:	غیر فانی عنصر
غیر فانی	:	ہمیشہ رہنے والا

جادو کا دور:

مشغول	:	مصروف
قدیم زمانے	:	پرانے زمانے
اثرات	:	اثر کی جمع
بگاڑ	:	تکلیف
واقفیت	:	جان پہچان
تکمیل	:	پورا کرنا

مذاہب اور اخلاق کا تعلق

لازم وملزوم	:	ضروری
اخوت	:	بھائی چارہ
احسان	:	نیکی، اچھا سلوک
جرأت مندی	:	بہادری
مشترک	:	شریک
اخلاق	:	اچھی عادات

ٹوٹم ازم:

شناخت	:	پہچان
دھات	:	وہ معدنی چیز جس میں پگھلنے کی خاصیت ہو جیسے لوہا
قبائل	:	گروہ ، خاندان
اشکال	:	شکل کی جمع، صورتیں

مگرمچھ دیوتا:

جزا	:	بدلہ
عبور کرنا	:	پیار کرنا، گزر جانا

مذہبی اخلاقیات کی اہمیت:

بد دیانتی	:	خیانت
اقدار	:	اصول، معیار

انسانی زندگی کا احترام:

بدتر	:	بُرا
بدعملی	:	بدکرداری
بلاناغہ	:	روزانہ
سکون	:	امن
اطمینان	:	تسلی

زمین پر حیات:

حیوان	:	جانور
نباتات	:	سبزہ، درخت
مخلوقات	:	پیدا کی گئی چیزیں

نباتاتی زندگی:

تن آور	:	مضبوط جسم والا
حشرات	:	رینگنے والے کیڑے

لوگوں کی عزّت:

متعلق	:	کے بارے میں
پیشوں	:	روزگار، فن
مختلف	:	فرق کرنا

عزّتِ نفس:

صبر و تحمل	:	برداشت
حرص	:	لالچ
مکاری	:	فریب

تعلیم:

نظم و ضبط	:	تنظیم
کارکردگی	:	کارگزاری
تقاضے	:	مطالبہ کرنا
پختگی	:	مضبوطی
بے اختیار	:	مجبور
راہب	:	مذہبی پیشوا
مشیر	:	مشورہ دینے والا
دہک گئی	:	آگ کا خوب روشن ہو جانا
معجزہ	:	وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفر:

خوشگوار	:	پسندیدہ
زرخیز	:	زیادہ اگنے والا
کشادہ	:	کھلی
اقتدار	:	اختیار، حکومت
بطن	:	پیٹ
وحدانیت	:	ایک ہونا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف:

عظیم الشان	:	بڑا
مشن	:	مقصد ، اِرادہ
اصلاح	:	درستگی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پختہ ایمان اور تبلیغ:

تبلیغ	:	پہنچانا
نصیحت	:	اچھی بات
بخشش	:	مغفرت
وعظ	:	نصیحت
بے حس	:	بے حرکت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کی قربانی:

آزمائش	:	امتحان
تعمیل	:	عمل کرنا
فرمانبردار	:	تابع
حمایت	:	مدد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راست بازی:

راست بازی	:	سچائی
صادق	:	سچ بولنے والا
تبلیغ	:	پہنچانا
حاکم وقت	:	وقت کا بادشاہ